بہارِ کائنات
(مثنوی)
تصنیف
صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی
آستانہ عالیہ فیض آباد شریف
محمد نگر، اٹک

وہ محمد ، احمد اور ماحی بھی وہ
وہ رحیم و راحم و حامی بھی وہ
شاھد و یٰسین و طٰہٰ اُن کے نام
مَاذ مَاذ اور مُنْحَمَنّا اُن کے نام
اُن کے اَلقابات کی حد ہی نہیں
وصف و تعریفات کی حد ہی نہیں
ہر لقب ، ذاتِ مُعَلّیٰ کا شرف
کثرتِ اَسماء ، مُسَمّیٰ کا شرف
کیف آگیں کلمہ کلمہ آپ کا
نور افزا جملہ جملہ آپ کا
پھول اور کلیاں تبسُّم پر فدا
موتیوں کی جاں ، تکلُّم پر فدا

نُطقِ والا کی ثنا ممکن نہیں
ہو بیاں ہر ہر ادا ممکن نہیں

(۳)

آمدِ بہارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس گھڑی پیدا ہوئے محبوبِ حق
وہ مراد و مقصد و مطلوبِ حق

صبحِ صادِق کی سہانی ساعتیں
آگئیں لے کر ہزاروں راحتیں

ہوگئیں رخصت سبھی مایوسیاں
بین کرتی چل پڑیں محرومیاں

منہ ہی اوندھا ہو گیا اَوثان کا
بجھ گیا آتش کدہ ایرآن کا

مٹ گئے سارے اندھیرے سر بسر
جگمگا اُٹھّے سبھی دیوار و دَر

شمعِ علم و آگہی روشن ہوئی
ظُلمتِ شب، روشنی میں ڈھل گئی

ذرّہ ذرّہ نور میں ڈوبا ہوا
اُجلی اُجلی بزمِ اِمکاں کی فضا

سرخوشی و شادمانی ہے عیاں
ہیں سبھی خوش، اِنس وجاں، کَرُّوبِیاں

گلستاں میں شور ہے: آئی بہار
بُلبلیں ہیں نغمہ سنجؔ و نغمہ بار

شاخِ گل جُھک جُھک کے کرتی ہے سلام
سر خوشی سے پھول ہیں محوِ کلام
آگئے رُوح و رَوانِ شَش جِہات
وہ بہارِ کائناتِ مُمکنات
اَصلِ موجوداتِ عالَم آگئے
بہرِ مخلوقاتِ عالَم آگئے
آمد آمد ہے شہِ ذیشان کی
آمد آمد ہے مہِ عرفان کی
آمد آمد مرکزِ رحمت کی ہے
آمد آمد مَنبعِ راحت کی ہے
آمد آمد دافِعِ کُلفت کی ہے
آمد آمد قاسِمِ نعمت کی ہے

آمد آمد ساقیؐ کوثر کی ہے
آمد آمد شافعِ محشر کی ہے
آمدِ نورِ خدا کی دھوم ہے
مظہرِ ربِّ عُلا کی دھوم ہے
آمنہ کے مہ لِقا کی دھوم ہے
دلکشا و دلربا کی دھوم ہے
جانِ اِنعام و عطا کی دھوم ہے
شانِ اِلطاف و سخا کی دھوم ہے
مَعدنِ لطف و کرم کی دھوم ہے
مَخزَنِ فیض و نِعَم کی دھوم ہے
دھوم ہے اَرض و سَما میں دھوم ہے
دھوم ہے ہر دو سرا میں دھوم ہے

آگئے وجہِ بہاراں آگئے

وہ قرارِ بے قراراں آگئے

آگئے والی یتیموں کے، سنو!

آگئے حامی غریبوں کے، سنو!

آگئے سلطانِ عالَم آگئے

آگئے بُرہانِ اعظم آگئے

ہو گیا مہرِ رسالت کا طُلوع

ہوگیا ماہِ نُبوّت کا طُلوع

جلوہ آرا ہوگئے ہیں مصطفیٰ

لا چکے تشریف خَتْمُ الْاَنبیاء

وہ اِمام و مُقتدائے مُرسَلیں

وہ جَنابِ رحمۃٌ لِلْعالَمیں

مرحبا! اے ماہِ برجِ دلبری
مرحبا! اے دُرِّ دُرجِ دلکشی
مرحبا! حسن و جمالِ لایزال
مرحبا! اے خوش اداوخوش خِصال
سَرورِ جُملہ حسیناں مرحبا!
عِزّ و شانِ مَہ جبیناں مرحبا!
مرحبا! سرکارِ والا مرحبا!
مرحبا! ، صد مرحبا! ، صد مرحبا!
ہے خوشی کا ہر طرف ہی اہتمام
ہے لبوں پر اَلصَّلوٰۃُ وَ السَّلامْ!
اَلسَّلام اے حضرتِ عالی وقار!
اَلسَّلام اے حامیِ روزِ شُمار!

اَلسَّلام اے اُمّی و جانِ حِکَم!
اَلسَّلام اے قاسِمِ جُملہ نِعَم!

خود وہ مولیٰ، واجد و واحد، وَدود
بھیجتا ہے اپنے دلبر پر دُرود

اَللّٰھم صَلِّ علیٰ سیّدنا وملجأنا ومأوانا وقِدوتنا ومولٰنا محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہ أجمعین۔ برحمتك یا أرحم الرّاحمین۔

خدائے بزرگ و برتر کے حضور التجاء ہے کہ وہ اس نذرانۂ عقیدت کو قبول و منظور فرما کر میرے عصیاں کا کفارہ بنائے اور تمام عُشّاقِ رسول ﷺ کو اس سے کیف وسُرور عطا کرے۔ پھر اس کا ثواب میرے جُملہ آباء و اَجداد نیز جُملہ سلاسل کے تمام مشائخ خصوصاً میرے والدِ گرامی مرشدِ نامی قبلہ وکعبہ حضور ریاض الملت قدّس سرّہ السّامی کی روح پرفتوح کو ایصال فرما کر آپ کے درجات مزید بلند فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم الأنبیاء والمرسلین۔

خاکسار ابوالحسن واحدؔ رضوی عفی عنہ

ماہ ربیع الاوّل 1435 ہجری/2014ء

دربارِ عالی، فیض آباد شریف، اٹک، پنجاب، پاکستان

بہارِ کائنات

(مثنوی)

تصنیف

صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف

محمد نگر، اٹک

ضابطہ

نام کتاب	بہارِکائنات (مثنوی)
مصنف	صاجزادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی
اشاعت	ربیع الاول 1435ھ/ جنوری 2014ء
ہدیہ	21روپے
اہتمام	ملک امیر خان پبلی کیشنز، اٹک

رابطہ

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، محمد نگر، اٹک

پنجاب، پاکستان

انتساب

خاکسار اپنی اس کاوش کو

علمی و روحانی دنیا کی مشہور و معروف ہستی

مقبولِ بارگاہِ خدا، عاشقِ جمالِ مصطفی، سرتاجِ علماء و فضلاء

پیشوائے مشائخ و اولیاء، رئیس الادباء، خاتمُ الشّعراء،

عارف باللہ، حضرت علاّمہ مولانا

نورالدین عبدالرحمن جامیؔ قدس سرہ السامی

کے نام منسوب کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہے

ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

مُصنّف کان اللہ لہٗ

تقریظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد: زیرِ نظر منظوم تصنیف: "مثنوی بہارِ کائنات"، برادرِ عزیز صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی حفظہ اللہ کی منفرد کاوش ہے فقیر نے اس مثنوی کو اول تا آخر پڑھا، ماشاء اللہ! ایک خاص کیف وسُرور پایا۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اس عقیدت نامے کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی شاعری کی مزید مقبولیت بخشے۔

برادرِ عزیز نے اپنے دیگر مستقل نعتیہ مجموعوں کے علاوہ گذشتہ عرصے میں کئی مثنویاں بھی تصنیف کی ہیں۔ جن میں زیرِ نظر مثنوی (بہارِ کائنات) کے علاوہ "جمالِ سیرت"، "سراپائے رسولﷺ" اور مثنوی "شہ گلگوں قبا" وغیرہ شامل ہیں۔ ماہ محرم میں "مثنوی شہ گلگوں قبا" اور اس ماہ مقدس [ربیع الاول] میں "بہارِ کائنات" پڑھ کر فقیر بہت محظوظ ہوا۔ برادرِ عزیز حفظہ اللہ کے کلام میں ایک رنگا رنگی پائی جاتی ہے اور یہ رنگا رنگی ان کے ذوق وشوق اور مختلف علوم وفنون میں ان کی مہارت کا نتیجہ ہے۔ اللّٰھم زد فزد!

مثنوی "بہارِ کائنات" کو مختصر میلاد نامہ کہا جا سکتا ہے، فنی طور پر اس میں استاد شعراء کی پیروی کی گئی ہے۔ آغاز میں حمدیہ اشعار ہیں جو عربی، اردو اور پنجابی تین زبانوں کا لطف مہیا کر رہے ہیں۔ پھر مختصر طور پر آپ ﷺ کے اوصاف عامہ بیان کیے گئے ہیں۔ بعد ازاں "آمد بہار کائنات" کے عنوان سے میلاد رسول ﷺ کا بیان شروع ہوتا ہے جو درود وسلام پر اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔________ متن کے حوالے سے فقیر کی رائے یہ ہے کہ اگر بعض مقامات پر حاشیہ رقم کر دیا جائے تو بہت بہتر ہوگا، تاکہ عام قارئین الفاظ واصطلاحات کے مفہوم کو احسن طریقے سے سمجھ سکیں اور ان کی معلومات میں بھی اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، برادرِ عزیز کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اس کے علاوہ جتنے تحریری کام جاری ہیں، پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

دعا گو ودعاجو: (صاحبزادہ) محمد اکرام علوی عفی عنہ فیض آباد شریف، اٹک

بہارِ کائنات

[مثنوی]

(۱)

در حمدِ باری تعالیٰ جلّ شانہٗ

اَلثَّنَاءُ وَالْمَدِیْحُ لِلْقَدِیْرُ
عَالِمِ الْغَیْبِ السَّمِیْعِ وَالْخَبِیْرُ
خَالقُ الْأَرْضِ السَّمَاوَاتِ الْعُلیٰ
رازقُ الْمَخْلُوْقِ دَوْمًا دَائِمًا
ہر طرف اُس کا جمالِ جانفزا
ہر طرف اُس کا کمالِ بے بہا

لہلہاتے کھیت اور پھیلے شجر
مسکراتے پھول اور برگ و ثمر
پتے پتے سے عیاں کاریگری
ذرّے ذرّے سے ہُویدا برتری
اُس کی قدرت کا بیاں ممکن نہیں
فاش ہو رازِ نہاں ، ممکن نہیں
ہے وہی سب کا سہارا ، آسرا
کوئی بھی اُس سا نہیں ہے دوسرا
اُوہ غریباں تے امیراں دا خدا
اُوہ یتیماں تے اَسیراں دا خدا
ذکر وچ اُوہدے سکوں تے راحتاں
رحمتاں ، خوشیاں تے نالے برکتاں

منگتیاں دی جھولیاں بھر دا اے اُوہ
لوڑ توں وَدھ کے عطا کر دا اے اُوہ
سُک پُسکا ساوہ کر دیندا اے اُوہ
مویا مُکا زندہ کر دیندا اے اُوہ
ہر گھڑی اے حکمرانی اوس دی
ذرّے ذرّے وچ نشانی اوس دی

(۲)

در مدحِ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

[اَوصاف عامہ]

بعد از حمدِ خدائے بحر و بر
لب پہ ہے مدحِ رسولِ خشک و تر
پیشوائے مرسلین و انبیاء
مقتدائے اَصفیاء و اولیاء
مظہر اَنوارِ ربِّ ذُو الجلال
بے مثیل و بے مثال و با کمال
عزتیں اور عظمتیں ان پر فدا
شوکتیں اور رفعتیں اُن پر فدا